علمی مضامین سلسلہ نمبر ۲۸

''خانقاہِ حامدیہ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے محدث، فقیہ، مؤرخ، مجاہد فی سبیل اللہ، مؤلف کتب کثیرہ شیخ الحدیث حضرت اَقدس مولانا سیّد محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم مضامین جو تاحال طبع نہیں ہو سکے اُنہیں سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ اُن کی نوع بنوع خصوصیات اِس بات کی متقاضی ہیں کہ اِفادۂ عام کی خاطر اُن کو شائع کردیا جائے۔ اِسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واَخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

حقیقی علم کیا ہے ؟

﴿ مورخِ ملت حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحب ؒ ﴾

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ ۱۹۶۸ء میں لاہور پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے اس موقع پر حضرتؒ نے شیرانوالہ دروازہ تشریف آوری پر درجِ ذیل خطاب فرمایا قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

اکابر کی جگہ پر حاضر ہونا باعثِ سعادت ہے مجھے یہاں حاضر ہوکر بہت مسرت ہوئی ! آپ حضرات نے یہاں جو معلومات حاصل کیں اگرچہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ معلومات کیا ہیں ؟ لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ معلومات یقیناً بنیادی اور قیمتی ہوں گی اس سلسلہ میں میری لب کشائی بے محل ہوگی میں اس وقت مطالب ومعانی قرآن سے ہٹ کر ایک بات ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ''علم'' کیا ہے ؟ قرآنِ پاک نے علم کس چیز کو قرار دیا ہے ؟ اور حقیقت اور واقعات کے لحاظ سے علم کیا ہے ؟ آج کل ''علم'' اس کو کہتے ہیں جو یورپ پیش کرتا ہے ! سائنس، انجینئرنگ، ڈاکٹری اور وکالت وغیرہ

کو علم سمجھا جاتا ہے ! اور ہمیں یقین بھی ہوتا ہے کہ یہی علوم پختہ اور صحیح ہیں اسی کے اوپر اعتماد کرتے ہیں اور اسی اعتماد کی بنا پر ہم ''علومِ نقلیہ'' [1] کو بسا اوقات علم بھی نہیں سمجھتے بلکہ اوہام کا درجہ دیتے ہیں ! ! ان ہی (یورپی معلومات) سے ہم مرعوب و متاثر ہوتے ہیں !

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سائنس وغیرہ تجربات کے ایک سلسلہ کا نام ہے ذہنوں میں ایک چیز اُبھری اور تجربے نے اس کے تصدیق کی ان سے کچھ اصول بنے پھر ان ہی کو صحیح علم قرار دینے لگے ! !

سائنس اپنے کو جھٹلاتی ہے :

لیکن واقعہ یہ ہے کہ سائنس جس چیز کو آج علم قرار دیتی ہے وہ اپنی تحقیق کی رُو سے کل اسے جہل قرار دینے لگتی ہے اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

ایک بہت واضح اور کھلی ہوئی مثال اس آسمان اور زمین کی ہے جو نوعِ انسان کے ہر فرد کی نگاہوں کے سامنے اُس کے بچپن سے لے کر بڑھاپے تک رہتے ہیں ! میں یہ نہیں عرض کر رہا کہ آسمان و زمین کی حقیقت کے بارے میں سائنس کے تصورات کیا کیا ہوئے ؟ میں نہایت ہی واضح چیز پیش کر رہا ہوں وہ یہ کہ اِن میں سے متحرک کون ہے اس بارے میں اساتذہ اور محققینِ سائنس کے نظریات ایک دوسرے کو جہل و حماقت قرار دیتے ہیں ! یہی فلاسفہ اور اساتذۂ سائنس یقین کیا کرتے تھے اور یقین بھی اُن کا ایک بدیہی یقین تھا جس کا مدار مشاہدہ کے اُوپر تھا کہ آسمان گھومتا ہے چاند و سورج چکر کاٹتے ہیں ! زمین ساکن ہے ! اس میں ذرا حرکت پیدا ہو تو بھونچال آجائے ! ہزاروں سال تک علماء و فضلاء سائنس کو اِسی کا یقین رہا ! اور اسی یقین کی عینک سے انہوں نے چاند و سورج اور مریخ و مشتری جیسے ستاروں کو دیکھا ! اس یقین میں تعظیم و احترام کی بھی آمیزش ہوئی ! یہاں تک کہ ان کے ساتھ وہ تصورات بھی قائم کیے گئے جو کسی معبود کے ساتھ کیے جاسکتے ہیں ! ان کو کائنات کے اندر مؤثر مانا گیا ! پھر نجوم اور رَمل وغیرہ کے بہت سے فنون اسی تصور کی بنیاد پر قائم کیے گئے کہ چاند و سورج اور دوسرے

---

[1] صالحین کے ذریعہ سے منتقل ہونے والے علوم۔ محمود میاں غفرلہٗ

تارے گھومتے ہیں اور اپنے اپنے برجوں میں پہنچ کر نئے نئے اثرات ڈالتے ہیں ! ! ان کی تاثیرات سے متعلق تصانیف مرتب ہوئیں علوم مدوّن کیے گئے اور صدیوں تک ان ہی کو علوم قرار دیا گیا ! ! !

یورپ کی تو کوئی حقیقت ہی نہیں تھی ! ایشیاء کے بڑے بڑے مرکز جو علم کی سلطنتوں میں فرمانروا رہے وہ سب اسی پر متفق تھے کہ زمین ساکن ہے اور آسمان اور تارے گردش میں ہیں جو اپنے تاثرات پیدا کرتے ہیں۔

لیکن ان ہی فلاسفہ کے شاگرد دَر شاگرد اِن تمام علوم کو محض اوہام ہی نہیں بلکہ حماقت قرار دیتے ہیں ! ! اس سے زیادہ عبرت آموز واقعہ کیا ہوسکتا ہے کہ جن کے آستانوں پر ہماری پیشانیاں عظمتِ سلسلۂ حکمت و دانش میں سجدہ ریز ہوا کرتی تھیں آج اُن کو جاہل اور احمق اور برخود غلط قرار دیا جا رہا ہے ! ؟

دھوکے باز مشاہدہ :

ان تمام علوم کا مدار مشاہدہ پر تھا مشاہدہ کو سب سے زیادہ پختہ اور یقین جانا جاتا ہے مگر ہم اس کا شکوہ کس سے کریں کہ اسی مشاہدہ نے ہمیں ہزاروں برس تک نہایت افسوسناک دھوکے میں رکھا ہم اسی مشاہدے کی بنا پر متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک سمجھتے رہے۔

وائے برباد بر علمِ ما بر مشاہدہِ ما[1]

تو وہ مشاہدات، خیالات اور تجربات کہ جن کی (خود مشاہدہ ہی) مستقبل تکذیب کرتا رہا ہے کسی طرح بھی ''علم'' نہیں کہلائے جاسکتے ! ! !

قرآن میں ہے ﴿ مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ﴾ (سُورۃ النجم : ۲۸)
یعنی ان کے پاس کوئی بھی علم نہیں یہ لوگ تو صرف اٹکل پر چل رہے ہیں''

حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سکھایا ہے ! ! انسان اَز خود اِس بات کو ہرگز نہیں پاسکتا تھا کہ ملائکہ ہیں یا نہیں ؟ قیامت آئے گی یا نہیں آئے گی ؟ وغیرہ وغیرہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمیں یہ باتیں انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ بتلادیں ! ! !

---

[1] ہائے افسوس ہمارے علم اور مشاہدہ پر !

تو حقیقی علم صرف اور صرف ''وحی'' ہے ! اس کے ماسوا سراسر جہل ہے ! ! مگر افسوس ہمیں اس کا یقین نہیں آتا ہم آج تجربات کے علم ہونے پر یقین رکھتے ہیں مگر وحی و کتاب کو علم یقین نہیں کرتے ! ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پورا یقین تھا کہ علم محض وحی ہے ! ! !

حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہم نزولِ وحی سے قبل قتل وغیرہ کے مقدمات کے فیصلے کرتے ! ! اور صحابہ میں سے کوئی امیرِ حج تھا ! کوئی سفارت کے فرائض انجام دیتا ! ظاہر ہے کہ یہ سب کام بغیر مہارت اور علم کے نہیں ہوسکتے وہ اِن کاموں کو بخوبی انجام دیتے ! ! ان کے پاس اُس زمانے کے لحاظ سے پورا علم تھا ! مگر جب آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے اور انہیں سچا تسلیم کیا بس پھر جو آپ فرماتے اُسی کو ''علم'' سمجھتے اس کے ماسوا کو جہل ! وحی الٰہی کے علاوہ ظن، تخمین اور اندازہ ہوتا ہے علم نہیں ! علم صرف وحی ہی ہے ! !

عزیز طلبہ ! آپ قرآن کو اِس یقین کے ساتھ پڑھیں کہ بس یہی حقیقی علم ہے اسی کی طلب چاہیے باقی علوم آپ حاصل ضرور کریں مگر ان سے متاثر اور مرعوب نہ ہونا ! اُنہیں حقیقی علم نہ سمجھنا ! حقیقی علم صرف علمِ وحی کو سمجھو ! ! !

آخر میں میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کو ایسے بزرگ کی صحبت اور اِن سے استفادہ کا موقع ملا ہے جو اپنے عظیم باپ کی طرح دینی خدمات میں لگے ہوئے ہیں آپ واقعی خوش قسمت ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلائے وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ (بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین ۲۶ رجنوری ۱۹۶۸ء)

شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آڈیو بیانات (درسِ حدیث) جامعہ کی ویب سائٹ پر سُنے اور پڑھے جاسکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org